Date: 22-10-2025

Mock-4

میمونہ ارشد

اسلامیات

سوال نمبر 2 : اسلام میں توحید کے تصور کی وضاحت کریں۔ یہ عقیدہ مومنوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

تعارف :

اسلام میں عقیدہ توحید کا واضح تصور موجود ہے اور قرآن اور حدیث میں اس کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ توحید کلمہ کا پہلا جز ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ عقیدہ توحید کے انسان کی انفرادی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں جیسا کہ عاجزی و انکساری، آزادی وحریت، صبر و توکل، محبت الٰہی، نیکی سے رغبت وغیرہ۔ اسی طرح عقیدہ توحید مساوات و برابری اور اتحاد فکر کے ساتھ ساتھ معاشرے پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

اسلام میں توحید کا تصور

لغوی معنی : توحید عربی زبان کے لفظ "وحد" سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے ایک ٹھہرانا۔

Scanned with CamScanner

اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح میں توحید سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، افعال اور عبادت میں ایک ماننا اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا

توحید کی اہمیت:

اسلام میں توحید کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ حدیث کا مفہوم ہے:

"اسلام ایک قلعہ کی مانند ہے اور اس قلعہ میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے۔"

اسی طرح "مولانا شبلی نعمانی" اپنی کتاب "سیرت النبیؐ" میں لکھتے ہیں کہ ایک حدیث کا مفہوم ہے:

"توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔"

توحید کی اقسام

عقیدہ توحید کو چار اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

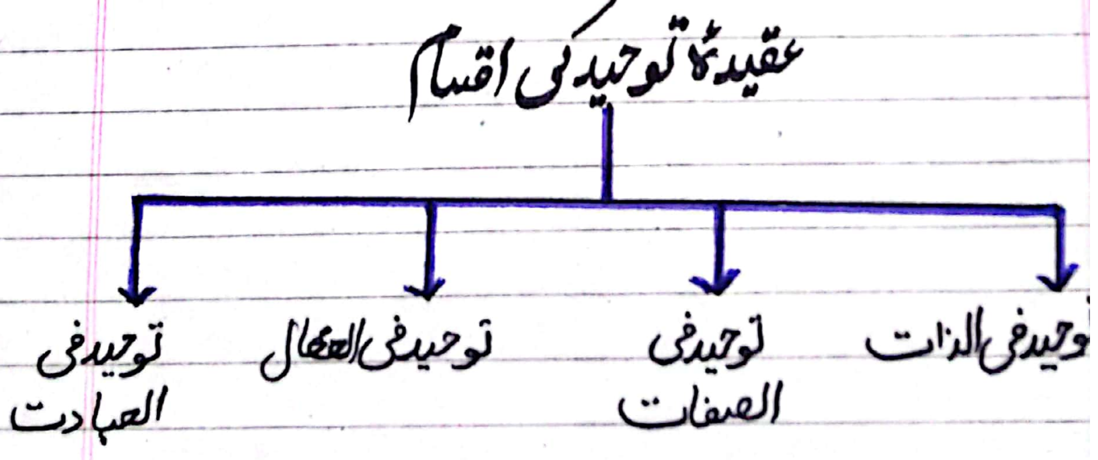

Scanned with CamScanner

Date: ____________ Day: ____

توحید فی الذات:

توحید فی الذات سے مراد ہے کہ اللہ کو اس کی ذات میں واحد اور یکتا ماننا اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

"کہہ دو! اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔" (القرآن)

بقول جارج کلوڈ: اگر ہم اس تیزی سے پھیلتی ہوئی کائنات کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس کے پیچھے ایک ہی خدا ہے۔

توحید فی الصفات:

توحید فی الصفات کا مطلب ہے اللہ کی صفاتِ کاملہ میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

"بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (القرآن)

توحید فی الافعال:

توحید فی الافعال سے مراد اللہ کو اس کے افعال (کاموں) میں واحد اور یکتا جاننا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے:

"اگر اس زمین میں دو خدا ہوتے، تو ضرور اس کا نظام بگڑ جاتا۔" (القرآن)

توحید فی العبادت:

توحید فی العبادت سے مراد ہے ایک اللہ ہی کو عبادت کے لائق سمجھنا اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔"

Scanned with CamScanner

Date: Day:

اسی طرح قرآنی آیت کا مفہوم ہے:

"تم سے پہلے ہم نے جو رسول بھیجے، ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ اللہ ہی کی عبادت کرو۔" (القرآن)

عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات

عاجزی و انکساری:

عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان میں عاجزی و انکساری کو فروغ ملتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک ایک اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہر چیز پر قادر ہے انسان بے بس ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی اس کائنات کا نظام چل رہا ہے۔ چنانچہ اس عقیدے سے انسان میں غرور و تکبر کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

"رحمٰن کے بندے وہ ہیں، جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔" (القرآن)

آزادی و حریت:

عقیدہ توحید کو ماننے والا انسان اپنے مقام و مرتبہ کو پہچان لیتا ہے اور ہر طرح کی انسانی غلامی سے چھٹکارا پالیتا ہے۔ وہ اس بات پر ایمان لاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے اور تمام چیزوں انسان کی ضروریات کے لیے ماتحت بنا دیا ہے۔ جیسا کہ علامہ محمد اقبال اپنی شاعری میں فرماتے ہیں:

Date: Day:

ے۔ نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

شجاعت و استقامت

عقیدہ توحید انسان کو بے باک اور بہادر بنا دیتا ہے۔ اس کے دل سے انسانوں کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے دل میں بس ایک اللہ کا خوف ہوتا ہے اور وہ اللہ کی خاطر کچھ بھی کر گزرتا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ ایک اللہ کی خاطر آگ میں بھی کود پڑے تھے۔ یہ عقیدہ توحید انسان کو ہر طرح کے خوف سے آزاد کر دیتا ہے۔

ے۔ بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق

نیکی سے رغبت اور برائی سے نفرت

عقیدہ توحید پر ایمان سے انسان کے دل میں نیکی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے اور برائی سے نفرت ہو جاتی ہے کیونکہ یہ عقیدہ انسان کو یہ ماننے پر مجبور کر دیتا ہے کہ اسے اللہ کو خوش کرنا ہے اور نیک کام کرنے ہیں جو روزِ قیامت اسے اللہ کے سامنے سرخرو کریں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔" (القرآن)

صبر و توکل:

عقیدہ توحید انسان میں صبر و توکل کو فروغ دیتا ہے۔ انسان کا ایمان ہوتا ہے کہ یہ مصائب اللہ ہی کی طرف سے ہیں اور وہی ان مشکلات سے نکالے گا۔ انسان بے بس ہے۔ کیونکہ قرآن کریم

Date: Day:

میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات

مساوات و برابری

ایک معاشرے میں عقیدہ توحید مساوات اور برابری کو فروغ دیتا ہے انسان کا عقیدہ ہے کہ صرف ایک اللہ ہی جو برتر و اعلیٰ ہے اس کے علاوہ تمام انسان اس کی نظر میں برابر ہیں کوئی بھی افضل نہیں۔ آیت ربانی کا مفہوم ہے:

"ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔" (القرآن)

اخوت و بھائی چارہ:

عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے معاشرے میں اخوت و بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔ تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں یہ جذبہ باہمی تعاون اور مدد کو فروغ دیتا ہے۔ اور تمام لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔" (القرآن)

Scanned with CamScanner

Date:

Day:

معاشرتی امن:

جب معاشرے کے تمام لوگ عقیدہ توحید پر ایمان رکھتے ہوئے گناہوں سے اجتناب اور نیکی کو فروغ دیں گے تو معاشرے میں امن قائم ہوگا اور معاشرہ بدامنی اور لڑائی جھگڑے سے بچ جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے:

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ (القرآن)

مثالی معاشرہ کا قیام:

عقیدہ توحید پر ایمان کی وجہ سے جب معاشرے میں امن اور خوشحالی قائم ہوگی اور لوگوں میں اوصاف حمیدہ پروان چڑھیں گے تو اس طرح ایک مثالی معاشرہ کا قیام عمل میں آئے گا۔

حاصل بحث:

عقیدہ توحید اسلام کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے اور اس کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

Date: ________ Day: ________

سوال نمبر 2۔

تعارف:

اسلام کو انسانی حقوق کا علمبردار قرار دیا گیا ہے کیونکہ اسلام بلاتفریق انسان کی عزت و وقار کو یقینی بناتا ہے اور انسان کو مساوی انسانی حقوق فراہم کرتا ہے مثال کے طور پر زندگی کا تحفظ، معاشی حقوق، عظمت انسانی کا تحفظ، مذہبی آزادی، مساوات اور برابری، حق وراثت وغیرہ ایسے حقوق ہیں جو بلاتفریق تمام انسانوں کو عطا کیے گئے ہیں۔ یہ اسلامی حقوق بین الاقوامی حقوق سے قدرے مختلف ہیں۔

بنیادی انسانی حقوق

زندگی کا تحفظ:

اسلام نے بلاتفریق تمام انسانوں کو زندگی کا تحفظ ہے۔ مسلم، غیر مسلم، امیر، غریب سب کی زندگی کو مکمل تحفظ حاصل ہے۔ اسلام سے قبل بیٹوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا لیکن اسلام نے کسی کو بھی قتل کرنے سے منع فرمایا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے:۔

"جس نے کسی کا ناحق قتل کیا تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا اور جس نے کسی کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔" (القرآن)

معاشی حقوق:

اسلام نے انسان کو معاشی حقوق بھی فراہم کیے ہیں۔ اور حصول رزق کو عبادت

قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمر فاروق رض نے وظائف مقرر کیے جو معذور افراد کے لیے۔ مزید بران بیت المال کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کو بھی اسلامی ریاست میں معاشی حقوق حاصل ہیں۔

عظمتِ انسانی کا تحفظ:

اسلام سے قبل انسان کو وہ مرتبہ و مقام حاصل نہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ سے عطا کیا ہے۔ اسلام نے تمام انسانوں کی عظمت و احترام کو یقینی بنایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔" (القرآن)

اس کے علاوہ ایک مرتبہ ایک یہودی کا جنازہ گزر رہا تھا تو آپ ﷺ احترام میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو یہودی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہ ایک جان نہیں ہے؟

مساوات اور برابری:

زمانہ جاہلیت میں تمام معاشرہ ذات پات میں تقسیم تھا۔ یہاں تک کہ لوگ کچھ ذاتوں کو تو اچھوت سمجھتے تھے۔ لیکن اسلام نے تمام انسانوں کی برابری کا درس دیا۔ حضرت محمد ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر، اور کسی عجمی کو عربی پر، اسی طرح کسی گورے کو کالے پر

Date:

Day:

اور کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے۔"

مذہبی آزادی:

اسلام نے تمام انسانوں کو مذہبی آزادی کا حق دیا۔ اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے تمام غیر مسلموں کو حق ہے کہ وہ اپنی عبادات اور مذہبی رسومات ادا کر سکیں کیونکہ یہ تحفظ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"دین میں کوئی جبر نہیں۔" (القرآن)

تعلیم کا حق:

اسلام بلا تفریق تعلیم کا حق فراہم کرتا ہے اور یہ حق مرد و عورت سب کو حاصل ہے۔ تعلیم کے بغیر حق اور باطل کی پہچان نہیں ہو سکتی اس لیے یہ سب پر فرض بھی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

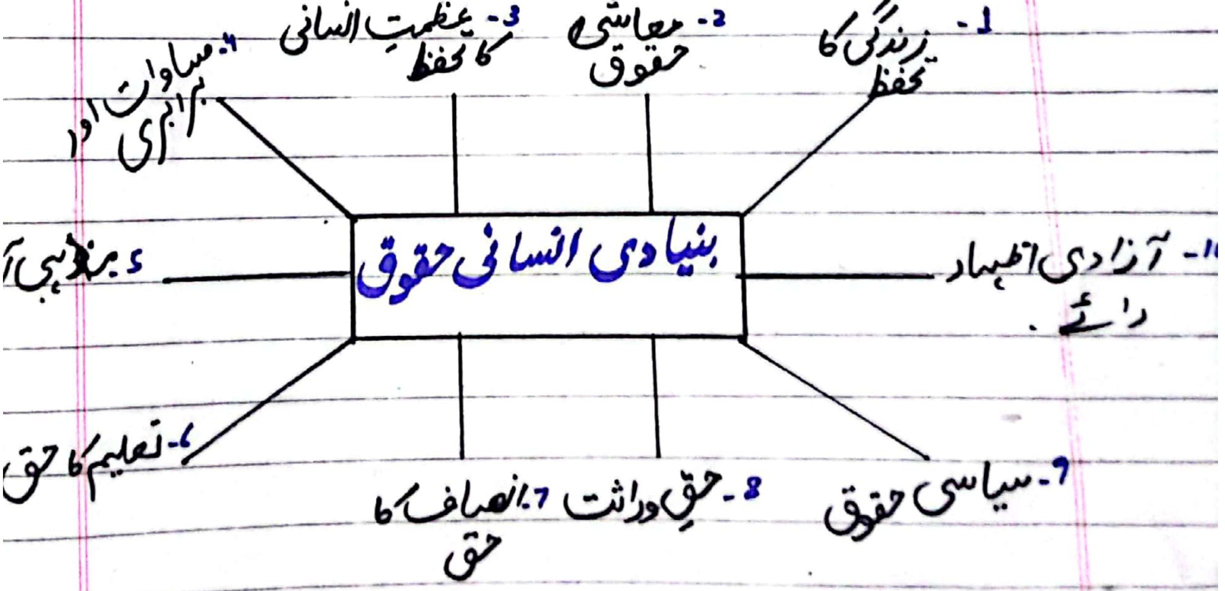

Scanned with CamScanner

گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

انصاف کا حق:

اسلام نے ہر انسان کو بلا امتیاز انصاف کا حق دیا ہے۔ خواہ امیر ہو یا غریب سب کے لیے انصاف اور قانون کے اصول یکساں ہیں۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ حضرت محمدﷺ نے فرمایا:

"اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔"

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں انصاف کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

"اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔"

حقِ وراثت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے قریبی رشتہ داروں کی وراثت میں بھی حقدار قرار دیا ہے۔ میاں بیوی، اولاد، والدین سب ایک دوسرے کی وراثت میں شریک ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ شرح کے مطابق حصہ ہوگا۔

سیاسی حق:

تمام انسانوں کو مساوی طور پر سیاسی حق بھی حاصل ہے۔ ووٹ کا حق، مقننہ میں نمائندگی کا حق اور حکمرانی کا حق تمام انسانوں کو بلا امتیاز اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date: Day:

آزادی اظہارِ رائے کا حق:

اسلام نے انسانوں کو اظہارِ رائے کا مکمل حق دیا ہے۔ محمدؐ نے ارشاد فرمایا:

"بہترین جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے"۔

حضرت امام حسینؓ اس کی بہترین مثال ہیں۔ انہوں نے یزید کے سامنے کلمۂ حق کہا اور شہید ہو گئے۔ اگر عوام کو حکمرانِ وقت سے اختلاف ہو تو اپنی بات کہنے کا اسے مکمل حق حاصل ہے۔

حاصلِ بحث:

اسلام نے بلاتفریق تمام انسانوں کو مساوی بنیادی حقوق عطا کیے۔ جن میں زندگی کا حق، معاشی حق، سیاسی حق، عظمتِ انسانی کا تحفظ، حقِ وراثت، حقِ تعلیم اور دیگر شامل ہیں جو تمام انسانوں کو برابر حاصل ہیں۔

سوال نمبر 6۔

تعارف:

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے۔ زکوٰۃ کا بنیادی فلسفہ معاشی و سماجی طور پر تزکیہ ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات کا مؤثر نظام ایک برابری پر مبنی معاشرے کو فروغ دے سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اس سے غربت کا خاتمہ، دولت کی منصفانہ تقسیم، مساوات اور برابری، افراطِ زر کا خاتمہ ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

ate: ____ Day: ____

زکوٰۃ کا تعارف :

زکوٰۃ ایک ایسی مالی عبادت ہے جو ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر اسلام کی مقرر کردہ شرح کے مطابق فرض ہے اور یہ اسلام کا اہم رکن ہے۔

زکوٰۃ کا فلسفہ تزکیہ

1) حرص کا خاتمہ :

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان میں حرص کا خاتمہ ہوتا ہے۔ انسان مال کو جمع کرنے کی بجائے خرچ کرتا ہے اللہ کی خوشنودی کے لیے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی طرف سے دیے گئے اس مال پر مستحق لوگوں کا بھی حق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" انسان کو مال کی ہوس نے غافل کر دیا ہے " (القرآن)

2) مادہ پرستی کا خاتمہ :

زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کے دل سے مال و دولت کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں اس مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" میری امت کا سب سے بڑا فتنہ مال و دولت کی محبت ہے "

Scanned with CamScanner

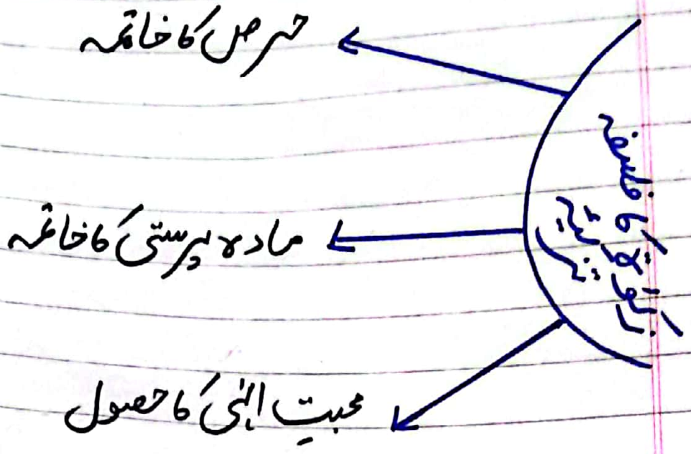

محبتِ الٰہی کا حصول:

زکوٰۃ ادا کرنے والے انسان کے دل سے جہاں مادہ پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے محبت بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ وہ یہ سب اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے:

"مسلمان تو وہ ہیں جو دولت کو خرچ کرتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ دولت سے محبت کرتے ہیں"۔ (القرآن)

زکوٰۃ اور صدقات سے برابری پر مبنی معاشرے کی تشکیل

۱) غربت کا خاتمہ:

زکوٰۃ اور صدقات کی وجہ سے دولت امیروں سے غریبوں اور مستحق لوگوں تک پہنچے گی کیونکہ زکوٰۃ کے 8 مصارف میں سے 6 کا براہِ راست تعلق غربت سے ہے۔ اس طرح سے غربت کا خاتمہ ممکن ہے۔

Date:

دولت کی منصفانہ تقسیم:

زکوٰۃ اور صدقات کے مؤثر نظام کے تحت دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جاسکتا ہے جو کہ اسے اصل حقداروں تک پہنچانے میں امداد کرتی ہے۔ بقول ڈاکٹر عبدالحمید:

"زکوٰۃ میں دولت کی تقسیم نو کا خودکار نظام پایا جاتا ہے۔"

معاشی طبقاتی تقسیم کا خاتمہ

دولت کی گردش سے معاشی طبقاتی تقسیم کا خاتمہ ہوگا اور برابری اور مساوات کو فروغ ملے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ زکوٰۃ کا مقصد ہی دولت کی گردش ہے۔ ارشادِ ربانی کا مفہوم ہے:

"تاکہ (دولت) تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے۔" (القرآن)

معاشی استحکام:

زکوٰۃ کے ذریعے مال کی گردش معاشی استحکام کا باعث بنتی ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات کے مؤثر نفاذ سے معاشی استحکام لایا جاسکتا ہے جو کہ معاشرتی مساوات کے فروغ میں مدد کرے گا۔

"صدقہ مال کو بڑھاتا ہے۔"

Scanned with CamScanner

Date: Day:

حاصلِ بحث:

زکوٰۃ ایک بنیادی اسلامی رکن ہے جس کا بنیادی فلسفہ سماجی و معاشی پاکیزگی ہے۔ تاہم، زکوٰۃ اور صدقات کے مؤثر نفاذ سے معاشرتی برابری اور مساوات کے فروغ کے ساتھ معاشی استحکام میں بھی مدد ملے گی۔

Scanned with CamScanner